REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

۷ محرم الحرام ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۴ وفا ۱۳۳۸ہش ۱۴ جولائی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۶۴

ملتان اور مظفر گڑھ کے ضلعوں میں سیلاب کا زور کم ہوگیا

راوی میں سدھنائی کے مقام پر سیلاب کا زور بدستور قائم ہے

لاہور ۱۳ جولائی۔ ملتان اور مظفر گڑھ کے ضلعوں میں چناب کا پانی اب اتر رہا ہے اور صورت حال بہتر ہوتی جارہی ہے۔ حالات پر قابو پانے کے لئے حکومت نے جوائنٹ جنرل افسر مقرر کئے تھے۔ انہوں نے مجموعی طور پر تقریباً ۷۸ ہزار آدمیوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا۔ اور سیلاب کی شدت کے باوجود کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ ان لوگوں کو اب حکومت کی طرف سے کھانے اور چارے وغیرہ کی سہولتیں بہم پہونچائی جارہی ہیں۔ کراچی اور لاہور کے درمیان بڑی ریلوے لائن ملتان کے علاقے میں جو زیر آب آگئی تھی۔ اب اس پر سے پانی اتر گیا ہے۔ چناب کے سیلاب کے باعث شجاع آباد کی نہر اور بند میں دو شگاف پڑ گئے تھے۔ انہیں بند کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ لیکن ابھی تک کامیابی نہیں ہوسکی۔ راوی میں سدھنائی کے قریب پانی بدستور بڑھ رہا ہے۔ اگر پانی ایک لاکھ کیوسک تک پہونچ گیا۔ تو نکاسی کی نہر کھول دی جائے گی۔ اس سے جن دیہات کو نقصان پہونچے گا انہیں خبردار کردیا گیا ہے۔

وادیٔ کشمیر میں سیلاب کی تباہ کاری

ایک سو افراد ہلاک

سرینگر ۱۳ جولائی۔ سرینگر سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ وادی کشمیر میں سیلاب کی وجہ سے اب تک ایک سو کے قریب افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔

مشرقی پاکستان میں گھریلو سائنس کا کالج قائم کرنے کا فیصلہ

ڈھاکہ ۱۳ جولائی۔ مشرقی پاکستان کی حکومت نے عورتوں کو گھریلو امور کی سائنسی بنیادوں پر تربیت دینے کے لئے گھریلو سائنس کا ایک کالج کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پر تقریباً ۲۴ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ اس کالج کے لئے پڑھانے والا عملہ منتخب کرلیا گیا ہے۔ جسے عنقریب تربیت کے لئے باہر بھیجا جائے گا۔ دریں اثنا کالج کی عمارت مکمل ہوجائیگی اور سٹاف کے واپس آنے پر کالج باقاعدہ کام شروع کردے گا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق اطلاع

آج صبح طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے البتہ کچھ ضعف کی شکایت ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مری

— مری ۱۲ جولائی۔ بوقت دس بجے صبح۔ موصولہ ۸ بجے شب بذریعہ فون

کل شام چھ بجے تک حضور کی طبیعت بہت بے چین رہی۔ اس کا باعث سفر کی کوفت تھی۔ اس کے بعد حضور نے کچھ آرام فرمایا۔ تو طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہوگئی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ صبح طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ البتہ کچھ ضعف باقی ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ اور دردِ دل سے اپنے پیارے امام کے لئے ہر وقت دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا ہمارا قادر و توانا خدا اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ حضور کو کامل شفا عطا فرمائے آمین ثم آمین

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت دس بجے صبح، مری ۱۲ جولائی ۱۹۵۹ء

چار بڑی طاقتوں کے وزراء خارجہ جنیوا پہنچ گئے۔

جنیوا ۱۳ جولائی۔ چار بڑی طاقتوں امریکہ، برطانیہ، فرانس اور روس کے وزراء خارجہ برلن کے مسئلہ پر بات چیت شروع کرنے کے لئے جنیوا پہنچ گئے ہیں۔ ان کے مذاکرات آج تیسرے پہر سے شروع ہورہے ہیں۔ کل شام مغربی طاقتوں کے وزراء خارجہ نے باہم صلاح و مشورہ کیا۔ اس میں امریکہ، برطانیہ اور فرانس کے علاوہ اٹلی کے وزیر خارجہ نے بھی شرکت کی۔ فرانس کے وزیر خارجہ نے کل ایک بیان میں امید ظاہر کی کہ برلن کے سوال پر سمجھوتے کی راہ ہموار ہوجائے گی۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ہرٹر نے کہا اگر دونوں طرف سے نیک نیتی سے کام کیا جائے گا۔ تو سمجھوتہ ہوسکتا ہے۔

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی علالت اور درخواستِ دعا

امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں سکندر آباد سے مکرم علی محمد صاحب الہ دین کا ۴ جولائی کا ارسال کردہ خط موصول ہوا ہے۔ جس میں وہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی علالت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت والد صاحب محترم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب بروز ۲۹ جون سے بیمار ہیں۔ بوجہ چکر آپ گر پڑے اس کے فوراً بعد قے کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ نیز ساتھ ہی ٹھنڈے پسینے بھی آتے رہے تین گھنٹہ (۳ بجے تا ۶ بجے شام) تک حالت خراب رہی۔ جس کے باعث سخت پریشانی رہی۔ بعد میں کمزوری ہوگئی۔ کل جمعہ کے روز ہمت کرکے مسجد میں تشریف لائے۔ جس کی وجہ سے تھکان ہوگئی۔ آج کمزوری زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا مبارک وجود کامل صحت کے ساتھ ہمارے سروں پر عرصہ دراز تک قائم رکھے آمین"

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل - ربوہ

مورخہ ۱۴ر جولائی ۱۹۵۹ء

مُصلحین کا مقام

(۱)

ایک لاہور کے ہفت روزہ میں "مسلمانوں کے فرقے" کے زیرعنوان ایک قابلِ توجہ مضمون مولانا نظر صاحب زیدی کے قلم سے شائع ہوا تھا۔ ہم نے اس مضمون کی بنا پر الفضل میں چند معروضات پیش کی تھیں جو ۱۹۔۲۱ر مئی ۱۹۵۹ء کی اشاعتوں میں شائع ہوئی ہیں۔

اب فاضل مولانا ممدوح نے اسی ہفت روزہ کی ایک حالیہ اشاعت میں ہماری معروضات پر ایک تبصرہ شائع کرایا ہے۔ اگرچہ معاصر کے مدیر محترم نے آپ کے تبصرہ کے ماتھے پر اپنے ایک نوٹ کے ذریعہ کلنک کا ٹیکہ لگانے اور موصوف کے صحیح علمی انداز کو اپنی لاابالی فقرہ بازی سے مجروح کرنے کی کوشش کی ہے تاہم اس سے وہ سنجیدہ طبع لوگوں کو فریب دینے میں ہمیشہ کی طرح ناکام رہے ہیں۔ کیونکہ سب لوگ جانتے ہیں کہ یہ حضرت ہمیشہ اپنے دل کے پھپھولے پھوڑتے رہتے ہیں اور فرقہ وارانہ تنازعات کی آبپاشی ان کی فطرتِ ثانیہ ہو چکی ہے۔

مولانا زیدی صاحب کا مضمون "مسلمانوں کے فرقے" کے زیرعنوان ہے۔ اور یہ امر مسلّمہ ہے کہ آج فرقہ بازی کی وجہ سے اُمتِ محمدیہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی ہوئی ہے لیکن معاصر کے مدیر محترم فرماتے ہیں :-

"فی الحقیقت اگر مسلمان لانبیّ بعدی کے وہ معنی کرتے جو بہائیوں اور قادیانیوں نے کئے ہیں تو اُمتِ محمدیہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی۔ اور ان چودہ سو برس کے عرصہ میں جتنے نبوت کے مدعیان کاذب پیدا ہوئے اُتنی ہی اُمتیں مسلمانوں میں بن جاتیں۔ یہ قدرتی بات ہے کہ جو شخص دعویٰ نبوت کرے کچھ لوگ اس کو تسلیم کریں اور کچھ انکار۔ اور اس طرح ہر دعیٔ نبوت کے ساتھ کافر اور مومن کی نئی قومیں اور ملتیں پیدا ہوتی جاتیں :

........"

گویا آپ کے خیال میں مولانا زیدی نے فضول ہی مضمون لکھ مارا ہے ورنہ مسلمان تو پہلے ہی بنیان مرصوص ہیں صرف بہائیوں اور قادیانیوں نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی کوشش کی ہے۔ مدیر محترم کو شاید یہ بھی علم نہیں کہ بہائیوں نے اُمتِ محمدیہ سے علیحدہ ہونے کا خود ہی اعلان کر دیا ہوا ہے اور معاصر جیسے متعصب فرقہ پرست لوگوں کے فساد فی الارض تک جانے کے باوجود بھی احمدی کسی شخص کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اُمتِ محمدیہ میں شامل کہتے ہیں تاکہ مسلمان کم از کم سیاسی لحاظ سے ایک محاذ پر قائم رہیں۔ چنانچہ امام جماعت احمدیہ نے مسلمانوں کے باہمی اتحاد کے متعلق یہ اصول بار بار پیش کیا ہے کہ ہر فرقہ کو اپنے عقائد پر قائم رہنے دیا جائے اور ان تمام مسلمانوں کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں سیاسی لحاظ سے مسلمان تسلیم کیا جائے اس طرح کم از کم سیاسی لحاظ سے نہ صرف پاکستان میں بلکہ تمام دنیا کے مسلمان ایک محاذ پر جمع ہو سکتے ہیں اور بنیان مرصوص بن سکتے ہیں۔

دراصل مولانا زیدی صاحب نے بھی جو اصول پیش کیا ہے وہ یہی معنی رکھتا ہے اور انہوں نے دوسرے اصول کو کہ ایک فرقہ رکھ کر باقی سب کو مٹا دینے کی کوشش کی جائے غیر مستحسن سمجھا ہے۔ جیسا کہ وہ اپنے پہلے مضمون میں فرماتے ہیں :-

"فرقہ بندی کی وجہ سے مسلمانوں کو جو نقصان پہنچا ہے اس سے بچانے کے لئے ایک صورت تو یہ ہے کہ موجودہ جنگ کو آخری نقطے پر پہنچا کر صرف اس فرقہ کو باقی رکھا جائے جو حق پر ہے۔ باقی تمام فرقوں کو خلافِ قانون قرار دیدیا جائے۔ عام رجحان یہی ہے اور ہر فرقہ اسی جذبہ کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ لیکن کوئی بھی ذی فہم شخص اسے معقول قرار نہیں دے سکتا۔ یہ اندازِ فکر تو خود اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔"

الغرض مولانا زیدی صاحب اور احمدی مسلمانوں کے اتحاد کے بارے میں اصولی طور پر متفق اور متحد ہیں۔ افسوس ہے کہ معاصر کے مدیر محترم قسم کے لوگ عقائدی اختلافات کو ابھار کر مسلمانوں کی کشتی کسی کنارے نہیں لگنے دے رہے۔ اور یہ لوگ سوا باہم تلخیاں پیدا کرنے کے اور کسی بات کو اسلامی خدمت نہیں سمجھتے۔

ہم اس بات کی وضاحت کہ احمدیوں کا نبوت وغیرہ کے متعلق صحیح موقف کیا ہے آئندہ سطور میں مولانا زیدی صاحب کے مضمون پر تبصرہ کرتے ہوئے کریں گے۔ یہاں ہم صرف معاصر کے "اینٹ چھینک" مدیر محترم کی مغالطہ انگیزیوں سے تھوڑا سا پردہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے مدیر محترم قارئین کو یہ فریب دینا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں اس وقت کوئی فرقہ بندی نہیں ہے اور وہ ٹکڑوں میں تقسیم نہیں ہیں بلکہ ایک وحدتِ غیر منقسم ہیں۔ اور اگر اُمتِ محمدیہ میں نبوت کا دروازہ کھلا ہوتا تو اسی وقت ان میں تفرقہ بازی شروع ہوتی۔ اللہ اللہ! اسی کو کہتے ہیں ؎

سامنے بیٹھ کے گر دل کو چُرائے کوئی
ایسی چوری کا پتہ خاک لگائے کوئی

مدیر محترم اچھی طرح جانتے ہیں کہ تمام اُمت کثیر فرقوں میں بٹی ہوئی ہے۔ دوسرے فرقوں کو جانے دیجئے شیعہ سُنی کو ہی لیجئے۔ جتنی تلخی باہم شیعہ سُنی میں ہے سینکڑوں صدیوں کے تنازعات اس پر گواہ ہیں۔ خود شیعہ اور سُنی بیسیوں فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اور باہم گتھم گتھا ہوتے رہتے ہیں۔ بریلوی اور دیوبندی فرقوں کے متعلق کیا خیال ہے؟ کیا یہ تمام فرقے نبوت کی وجہ سے پیدا ہو گئے ہیں؟ آخر آدمی کو بات کرتے وقت کچھ تو سوچنا چاہیئے۔

پھر مدیر محترم فرماتے ہیں :-

"باقی رہے مجدّدین تو مسلمانوں نے ان کے وجود کا بھی انکار نہیں کیا۔ مگر اُمت نے کسی مجدّد کے اس حق کو بھی تسلیم نہیں کیا کہ وہ لوگوں کو اپنی طرف دعوت دے اور اپنی مجدّدیت کی دھونس ان پر جمائے۔ مجدّد دین وملت کی خدمت کرنے کے لئے آتا ہے اپنے وجود کو منوانے کے لئے نہیں آتا۔ اور جو مجدّد لوگوں کو اپنی طرف دعوت دے وہ مجدّد نہیں فتنہ پرداز ہے۔ چنانچہ اس وقت تک ایک شخص بھی ایسا نہیں ہوا جسے مسلمانوں نے مجدّد قرار دیا ہو اور اس نے اپنی مجدّدیت کو کفر و اسلام یا فسق و تقویٰ کا معیار بتایا ہو۔"

کتنا شستہ کلام ہے اور مجدّدین کا کتنا احترام ان الفاظ سے ٹپکتا ہے۔ اور گویا ہمہ شمہ کو تو جماعت بندی کی اسلام میں کھلی اجازت ہے اور وہ یہ قاعدہ بھی بنا سکتے ہیں کہ جو شخص جماعت میں داخل ہو کر باہر نکلے گا وہ ارتداد کا مرتکب ہوگا لیکن ایک مجدّدِ دین کو یہ اجازت نہیں کہ وہ کوئی جماعت کھڑی کرے جو اس کی تصریحات کے مطابق اصلاحِ قوم اور تجدید و احیائے دین کا کام کرے۔ سوال یہ ہے کہ اگر کوئی گورنر جنرل اپنے ماتحت کسی صوبے کا گورنر مقرر کرتا ہے تو گورنر کو یہ کیوں اجازت نہیں کہ وہ لوگوں سے کہے کہ میری اطاعت کرو۔ کیونکہ مجھے گورنر جنرل کے ماتحت مقرر کیا گیا ہے اور میری اطاعت دراصل گورنر جنرل کی اطاعت ہے اور میرا حکم دراصل گورنر جنرل کا حکم ہے۔ کیا اس سے فرقہ بندی پیدا ہوتی ہے یا صوبہ میں یک جہتی کی بنیاد پڑتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :-

اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔

اگر مجدّدِ دین دین میں اولی الامر نہیں تو پھر اور کون ہوگا؟ کیا اس آیہ کریمہ کے مطابق خدا اور رسولؐ کے علاوہ اولی الامر کی اطاعت خدا ورسول سے منحرف کرتی ہے یا ایک نظام پیدا کرتی ہے؟ اگر ایک مجدّد یا اُمتی نبی یہ کہے کہ مجھ کو مانو اور خدا اور رسولؐ کی نہ مانو تب تو بات بھی تھی۔ لیکن جب وہ یہ کہے کہ میں خدا ورسول کے دین کی اشاعت کے لئے مبعوث ہوا ہوں، میرا اپنا کچھ بھی نہیں ہے مجھ پر یقین کرو اور میری بات مانو، مجھے اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے کھڑا کیا ہے تو بتائیے اس میں کیا حرج ہے جب کہ وہ یہ بھی کہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ان فروعی اختلافات کا فیصلہ کرنے کے لئے حَکَم بنایا ہے جو ہمہ شمہ نے اپنی اٹکل سے پیدا کر لئے ہیں اور خالص اسی دین کو بغیر کسی ملاوٹ کے پیش کرتا ہوں جو قرآن کریم اور سنّت رسول اللہ سے ثابت ہے تو نہ معلوم ایسا شخص فرقہ بندی کا موجب کیونکر بنتا ہے۔ اور اس کو کیوں یہ کہنے کا حق نہیں کہ میرے مشن کو تسلیم کرو اور میری پیروی کر کے حقیقی اسلام پر جیسا کہ قرآن کریم اور سنّت رسول اللہ سے ثابت ہے عمل پیرا ہو جاؤ۔ کتنی حیرت ہے کہ ہمہ شمہ تو اپنے نام کا ڈنکا بجاتا پھرے اور عالم اجل اور خدا جانے کیا کیا کہلا کر اپنے مقلدین کا ایک منظم گروہ بنالے اور ساری اُمت کے علماء کے خلاف محاذ بنا کر جنگجوئی کرتا پھرے اس کو تو سب کچھ جائز ہے لیکن اگر اجازت نہیں تو کسی ایسے شخص کو نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبردست پیشگوئیوں کے مطابق کھڑا ہونے کا اعلان کرے۔

منسوخی امارت

مندرجہ ذیل جماعتوں سے بوجہ قواعد انتخابات کو پورا نہ کرنے کے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے عہدۂ امارت ختم کیا جاتا ہے۔ اور اس کی بجائے پریذیڈنٹ کا عہدہ منظور کیا جاتا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(۱) نوشہرہ چھاؤنی
(۲) بنوں
(۳) قصور ضلع لاہور

ناظر اعلیٰ
صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ

ہالینڈ میں اشاعتِ اسلام

درس قرآن مجید، عیسائی پادریوں سے گفتگو، تربیتی اجتماعات، تبلیغی دورے

علمی اور دینی مسائل کی اشاعت، حضور کی صحت کے لئے دعائیں اور صدقات

رپورٹ ہالینڈ مشن از مارچ تا مئی ۱۹۵۹ء

(از مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل دی ہیگ۔ ہالینڈ)

(۳)

دیگر جلسوں میں تقاریر

۱۔ ایک چرچ سوسائٹی کی طرف سے مکرم حافظ صاحب کو اسلام پر تقریر کے لئے درخواست موصول ہوئی چنانچہ تاریخ معین پر جناب حافظ صاحب خاکسار اور ایک ڈچ نومسلم مسٹر عمر جائے مقررہ پر پہنچے۔ اس مجلس میں دفاتر میں کام کرنے والے، تاجر پیشہ اصحاب اور یونیورسٹی کے طلبہ مختلف قسم کے لوگ جمع تھے اس موقع پر سوسائٹی نے ایک پادری صاحب کو بھی مدعو کر رکھا تھا۔ مکرم حافظ صاحب نے ایک گھنٹہ تک اسلام اور احمدیت پر اختصار کے ساتھ تقریر فرمائی نیز آپ نے اسلام اور عیسائیت میں فرق ظاہر کرتے ہوئے۔ تردید الوہیت مسیح۔ تردید کفارہ۔ ورثہ کے گناہ اور بائیبل اور قرآن۔ جیسے موضوعات پر خیالات کا اظہار فرمایا۔ اس کے بعد سوالات کا کھلا موقع دیا گیا جو قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ وقفہ میں خاکسار نے بھی گفتگو میں حصہ لیا اور یونیورسٹی کے طلبہ سے ل کو مسجد آنے کی دعوت دیتے ہوئے ان کا ایڈریس حاصل کیا اس موقع پر قریباً دس احباب نے لٹریچر خرید کیا۔ بعد میں مشن ہاؤس کے ایک جلسہ میں اس سوسائٹی کے دو ممبران نے شرکت کی۔

۲۔ شہر ہارلم (Haarlem) کی تھیوسوفیکل سوسائٹی کی طرف سے اسلام پر تقریر کے لئے درخواست موصول ہوئی۔ وقت مقررہ پر انچارج صاحب مکرم اور خاکسار بذریعہ گاڑی روانہ ہوئے اور شام کے وقت سٹیشن پر پہنچے جہاں مجلس کے سیکرٹری صاحب پہلے سے موجود تھے۔ ان کی رہنمائی میں جلسہ گاہ پہنچے۔ جلسہ کا انتظام ایک بڑے ہال میں کیا گیا تھا۔ مکرم حافظ صاحب نے ایک گھنٹہ تک تصوف اسلام کے موضوع پر اپنے خیالات پیش فرمائے۔ جو بہت ہی دلچسپی کا باعث ہوئے۔ تقریر کے بعد کافی دیر تک سوالات کا سلسلہ چلتا رہا جن کے جوابات دئے گئے۔ خاکسار کو بھی اس موقع پر منتظمین جلسہ اور دیگر احباب سے ملاقات اور گفتگو کا موقع ملا۔ متعدد لوگوں نے اسلام پر لٹریچر خرید کیا۔

۳۔ اسی طرح ایک اور کلب کی درخواست پر مکرم حافظ صاحب نے ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک اسلام اور احمدیت پر تقریر کی۔ اور سوالات کا کھلا موقع دیا۔ اس موقع پر ایک پادری صاحب بھی حاضر تھے ان سے کافی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ جلسہ کے اختتام پر ان میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

تبلیغی دورے

اس عرصہ میں ملک کے مختلف حصوں میں ہمیں تبلیغی اغراض سے دورے کرنے کی توفیق ملی۔ اس دفعہ پانچ دفعہ ریخت۔ فلاردنگن۔ روٹرڈم۔ ڈیلفٹ۔ ہارلم۔ ایمسٹرڈم۔ اوترخت۔ ہلفرسوم اور واخننگن وغیرہ نو شہروں کا دورہ کرتے ہوئے جماعت کے ممبران سے ملاقات۔ تبلیغی مجالس میں شمولیت اور بعض میں تقاریر وغیرہ کی گئیں۔ اس طرح ملک کے مختلف حصوں میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع میسر آیا۔

تالیف و تصنیف

ڈچ نومسلم صاحبان کو اسلام کیساتھ زیادہ مانوس کرنے اور ان کے علم میں زیادتی کے لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیش بہا اقوال اور قیمتی علمی خزانہ کو ڈچ زبان میں جمع کر کے شائع کیا جائے۔ چنانچہ مکرم انچارج صاحب نے جماعت کے تعاون کے ساتھ یہ کام شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک ایک ہزار احادیث کا ترجمہ کیا جا چکا ہے۔ ضروری وسائل میسر آتے ہی ان کی اشاعت کا اہتمام کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

ماہوار مضامین کی اشاعت

ہم نے شروع سال سے ہی ماہوار مضامین کی اشاعت کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ لہٰذا اس عرصہ میں بھی ہر ماہ ایک مفصل مضمون تیار کر کے احباب جماعت و دیگر دلچسپی رکھنے والوں کی خدمت میں بھجوایا جاتا رہا۔ پہلے ماہ رمضان المبارک کے متعلق خاکسار اور ایک ڈچ دوست نے الگ الگ دو مضامین تیار کر کے سائیکلوسٹائل کئے۔ دوسرے ماہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مضمون "میرا مذہب اسلام کیوں ہے؟" کا ڈچ زبان میں ترجمہ کر کے کچھ کی تعداد میں سائیکلوسٹائل کیا گیا اور چیدہ چیدہ حضرات کو بھجوایا گیا۔ تیسرے ماہ ہمارے ڈچ نومسلم بھائی ڈاکٹر یوسف لائن نے سائنس اور مذہب کے عنوان پر ایک مضمون لکھا جسے قریباً ایک صد پڑھے لکھے لوگوں کو بھجوایا گیا۔

تعلیم و تربیت

جماعت کی تعلیم و تربیت کے پیش نظر جہاں درس قرآن مجید۔ سپیشل کلاسوں خطبات جمعہ ماہوار مضامین اور دیگر تقاریر وغیرہ میں خیال رکھا گیا۔ وہاں خاکسار ممبران کو مشن ہاؤس بلا کر یا ان کے گھر پر جا کر نماز اذان اور عربی کے اسباق دیتا رہا اور چندہ کی ادائیگی کی اہمیت ان پر واضح کرتا رہا۔

نماز جمعہ میں باقاعدگی

جمعہ کی نماز خدا تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ ہوتی رہی جو اکثر طور پر مکرم حافظ صاحب انچارج ہالینڈ مشن ہی پڑھاتے رہے آپ نے

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دعا میں اسباب کی رعایت ضروری ہے

سنو! وہ دعا جس کے لئے ادعونی استجب لکم فرمایا ہے اس کے لئے یہی سچی روح مطلوب ہے اگر اس تضرع اور خشوع میں حقیقت کی روح نہیں۔ تو وہ ٹیں ٹیں سے کم نہیں ہے۔ پھر کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسباب کی رعایت ضروری نہیں ہے؟ یہ ایک غلط فہمی ہے۔ شریعت نے اسباب کو منع نہیں کیا ہے۔ اور سچ پوچھو تو کیا دعا اسباب نہیں؟ یا اسباب دعا نہیں؟ تلاش اسباب بجائے خود ایک دعا ہے اور دعا بجائے خود عظیم الشان اسباب کا چشمہ ہے۔ انسان کی ظاہری بناوٹ اس کے دو ہاتھ دو پاؤں کی ساخت ایک دوسرے کی امداد کا ایک قدرتی راہنما ہے۔ جب یہ نظارہ خود انسان میں موجود ہے۔ پھر کس قدر حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ وہ تعاونوا علی البر والتقوی کے معنے سمجھنے میں مشکلات کو دیکھے۔

ہاں میں کہتا ہوں کہ تلاش اسباب بھی بذریعہ دعا کرو۔ امداد باہمی میں نہیں سمجھتا کہ جب میں تمہیں تمہارے جسم کے اندر اللہ تعالیٰ کا ایک قائم کردہ سلسلہ اور کامل راہنما سلسلہ دکھاتا ہوں تم اس سے انکار کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اسباب کو اور بھی صاف کرنے اور وضاحت سے دنیا پر کھول دینے کے لئے انبیاء علیہم السلام کا ایک سلسلہ دنیا میں قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر تھا اور قادر ہے۔ کہ اگر وہ چاہے تو کسی قسم کی امداد کی ضرورت ان رسولوں کو باقی نہ رہنے دے۔ مگر پھر بھی ایک وقت ان پر آتا ہے۔ کہ من انصاری الی اللہ کہنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کیا وہ ایک ٹکڑ گدا فقیر کی طرح صدا دیتے ہیں؟ نہیں من انصاری الی اللہ کہنے کی بھی ایک شان ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو رعایت اسباب سکھانا چاہتے ہیں جو دعا کا ایک شعبہ ہے ورنہ اللہ تعالیٰ پر ان کو کامل ایمان اور اس کے وعدوں پر پورا یقین ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا ایک یقینی اور حتمی وعدہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بھلا اگر خدا کسی کے دل میں مدد کا خیال نہ ڈالے تو کوئی کیونکر مدد کر سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۶۱، ۱۶۲)

خطبات میں سچا مومن بننے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اخلاص کے ساتھ قدم مارنے کی طرف توجہ دلائی اور نمازوں میں باقاعدگی کی اہمیت واضح فرمائی نیز آپ نے خاص طور پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی بار بار تلقین فرمائی۔

مکرم جناب حافظ صاحب کی دیگر مصروفیات کے وقت خاکسار کو بھی جمعہ پڑھانے کا موقع ملتا رہا۔ جس میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور احمدیت کے ذریعہ اس کی تجدید پر خیالات کا اظہار کیا گیا۔

مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور ہمارے نومسلم بھائی کی ملاقات

ہمارے نومسلم بھائی ڈاکٹر یوسف دے مولن (Drs. J. C. M. de Molen) عید الفطر پر مع اپنی اہلیہ صاحبہ کے حلقہ بگوش احمدیت ہوئے تھے۔ آپ ہالینڈ کی ڈیلفٹ یونیورسٹی میں جیالوجی کے اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔ مکرم جناب چوہدری صاحب بالقابہ کو جب ان کے جماعت میں داخل ہونے کا علم ہوا۔ تو آپ نے ازراہ نوازش ان سے ملاقات کرنے کی خواہش ظاہر فرمائی چنانچہ مکرم انچارج صاحب نے ڈاکٹر صاحب موصوف سے وقت مقرر کر کے انہیں مشن ہاؤس بلایا۔ محترم و مکرم جناب چوہدری صاحب بھی تشریف لائے اور تقریباً ایک گھنٹہ تک معارف قرآن پاک اور حسن تعلیمات اسلامیہ پر گفتگو فرماتے رہے جو ہم سب کے لئے ازدیاد علم اور تقویت ایمان کا باعث ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ چوہدری صاحب موصوف کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ آمین۔

زائرین کی آمد

اس عرصہ میں بھی زائرین کا سلسلہ برابر جاری رہا ہالینڈ کے لوگوں کے علاوہ بیرونجات کے سیاح اور تاجر صاحبان بھی مسجد کی زیارت کیلئے تشریف لاتے رہے چند ایک اہم مواقع کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

۱۔ ایمسٹرڈم شہر کے ٹراپیکل میوزیم میں ایسٹرن ڈیپارٹمنٹ کے انچارج ڈاکٹر میلما (Drs. Mellema) مسجد تشریف لائے اور اسلام پر اپنی ایک کتاب کے لئے مسجد کی مختلف تصاویر اتاریں (یہ تصاویر اب انکی کتاب میں چھپ چکی ہیں) آپ نے کلمہ طیبہ کا ایک بڑے سائز (۱.۴۰ × ۲۰ء۱ میٹر) کا قطعہ جو لکڑی پر لکھا ہوا ہے۔ تحفۃً ارسال فرمایا۔ یہ ایک نادر اور قابل دید تحفہ ہے۔ فجزاہ اللہ

خیرا۔

۲۔ تونس جو کہ ایک اسلامی ملک ہے کے دو تاجر ہالینڈ تشریف لائے۔ جب انہیں مسجد کا علم ہوا تو مسجد پہنچے کافی دیر بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ اور جماعت کی تبلیغی مساعی قرآن مجید اور دیگر اسلامی لٹریچر کے یورپین زبانوں میں تراجم دیکھ کر بہت ہی محظوظ ہوئے اور اپنے ڈچ دوستوں کے لئے چند کتب خریدیں۔ اور مسجد کے لئے چندہ بھی دیا۔

۳۔ روٹرڈم کے ایک روزنامہ کا رپورٹر مسجد میں انٹرویو کے لئے آیا۔ مکرم حافظ صاحب انچارج مشن نے جماعت کی مختصر تاریخ کے ساتھ اس کی خدمات اسلامیہ کو بیان فرماتے ہوئے سوالات کے مناسب جوابات دئے۔ جملہ زائرین کی کافی وغیرہ سے تواضع کی جاتی رہی۔

ترسیل لٹریچر و خط و کتابت

عرصہ زیر رپورٹ میں بفضلہ تعالیٰ بہت ہی امید افزا خطوط موصول ہوتے رہے بہت سے نوجوان اور درمیانہ عمر کے لوگوں کی طرف سے اسلام کے متعلق دلچسپ سوالات پہنچتے رہے۔ جن کا تسلی بخش جواب دیا جاتا رہا۔ متعدد لوگوں کی طرف سے اسلام اور احمدیت پر لٹریچر کی درخواستیں ملیں جنہیں فوراً بذریعہ ڈاک کتب بھجوائی گئیں۔ بعض لوگوں نے ہالینڈ کے قریبی جرمن کے علاقہ سے بھی کتب منگوائیں۔ خط و کتابت کے کام میں ہمارے ڈچ مسلم مسٹر ولی اللہ یانسن (W. W. Jansen) نے کافی تعاون کیا فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ جماعت ہالینڈ کی مزید ترقی اور بہبودی کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو آمین۔

خدام الاحمدیہ کی تیسری سہ ماہی اور مالی جائزہ

تیسری سہ ماہی عنقریب اختتام پذیر ہو رہی ہے۔ ۲۱ جولائی تک مرکز میں موصول ہونے والی رقوم شمار کی جائیں گی۔

لہٰذا امید کی جاتی ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ مجالس جملہ مدات میں سو فیصدی ادائیگی کی طرف توجہ دیکر ثواب کے حصول کے لئے کوشش کریں گی۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت اور احباب جماعت کا فرض

(از مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نیروبی مشرقی افریقہ)

ہمارے آقا کو تبلیغ اسلام سے گہری دلچسپی ہے۔ ہم لوگ جنہوں نے حضور کے ساتھ کچھ عرصہ بسر کیا ہے تجربہ کر چکے ہیں کہ جب بھی حضور کے سامنے تبلیغ کی کامیابی کی خبر پہنچی ہے تو حضور کا چہرہ خوشی اور جوش سے تمتما جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کے رگ و ریشہ میں استحکام اور اشاعت اسلام کے لئے ہی جوش پیدا فرمایا ہے۔ اور بے پناہ تڑپ ودیعت کی ہے۔ تبلیغ اسلام کا کام بے شک حضور کے ہاتھوں سے ہوا۔ لیکن ابھی یہ کام ختم نہیں ہوا۔ بلکہ زور شور سے چار دانگ عالم میں اس کی بنیادیں قائم ہو گئیں ہیں تعمیر و تکمیل ابھی باقی ہے۔ اسی لئے حضور نے اپنے ۹ ا مئی کے پیغام میں فرمایا ہے اور دعا فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس کام کی تکمیل کی توفیق بخشے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں بلند کرے اور تلقین فرمائی ہے کہ:۔

"میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول کے لئے وقف کریں اور قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں"

حضور کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ تبلیغ اسلام کے لئے اپنے تئیں وقف کر دیں۔ ہم میں سے ہر ایک بالغ کو خواہ مرد ہو یا عورت یہ امانت اپنے اوپر ڈال لینی چاہیئے اور اس کی ادائیگی کے لئے آج سے ہی نئی روح و نئے جوش کے ساتھ کھڑے ہو جانا چاہیئے اور "اپنی زندگیوں" کو خدا اور اس کے رسول کے کام میں لگا دینا چاہیئے۔ اور اس امر کی تنظیم ہر جماعت کرے۔ ہر ایک سے وعدہ لے کر پھر لکھے نام مرکز میں بھیجنے چاہئیں۔ تا حضور خوشخبری سنتے ہی اپنے اندر نئی روح اور نئی طمانیت قلبی محسوس فرمانے لگیں۔ کیونکہ یہی ایک چیز ہے جس سے حضور کو غیر معمولی خوشی محسوس ہوگی اور حضور کی صحت پر اس کا بہت خوشگوار اثر پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو۔ آمین۔

محترم سید محمد اسماعیل صاحب مرحوم

(از محترمہ سیدہ میمونہ صاحبہ ڈھاکہ مشرقی پاکستان)

میرے نانا جان محترم سید محمد اسمٰعیل صاحب سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ مورخہ ۵-۲۱-۵۹ بروز جمعہ ربوہ میں وفات پا گئے۔ آپ ہوشیارپور کے رہنے والے تھے۔ اوائل عمر میں ہی احمدی ہو گئے اپنی زندگی کا بہت سا حصہ قادیان کی مقدس بستی میں گذارا ہجرت کے بعد آپ ربوہ تشریف لائے اور مکان بنوایا۔

آپ کے بیٹوں نے آپ کو اپنے پاس لے جانا چاہا۔ لیکن آپ نے ربوہ کی بستی کو آخری دم تک نہ چھوڑا۔ ضعیف العمری میں بھی اپنا کھانا خود پکاتے رہے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قدموں سے جدا ہونا گوارا نہ کیا۔ اپنی تمام عمر خلق خدا کی بھلائی کے کاموں میں بسر کی۔ ہمیشہ اپنے غریب رشتہ داروں اور ہر اہل حاجت کی مالی خدمت کی

ربوہ میں آج سے دو سال پیشتر ان کے پاس رہنے کا موقعہ ملا۔ میں نے ان کو ہر وقت مخلوق خدا کی خدمت کرتے ہوئے پایا۔ لوگوں کے گھر جا کر ان کے سودے بازار سے خرید کر لاتے۔ غریب لوگوں کے بچوں کو مفت پڑھاتے اور جماعت کی ہر تحریک میں حصہ لیتے رہے۔

اقتباسات درثمین فارسی

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام (درثمین) کے اقتباسات مشتمل بر سوا صفحات عمدہ کتابت و طباعت کے ساتھ سفید اعلیٰ کاغذ پر شائع کئے گئے ہیں جن کے پڑھنے سے فارسی دان احباب پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے یہ بہترین تحفہ احباب اپنے دوستوں کو بھی پیش کر سکتے ہیں مجالس اور ارکان کو چاہیئے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ سے یہ رسالہ فی سینکڑہ ۲۳ روپے کے حساب سے طلب فرمائیں۔ ایک نسخہ کی قیمت ساڑھے پانچ آنے ہوگی۔

(قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مطالعہ اور اس کا طریق

(از مکرم محمد شفیق صاحب قیصر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

نوٹ:- یہ مقالہ مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے اجلاس میں پڑھا گیا:-

کسی چیز کو براہ راست زیر غور لانے سے جو معلومات ہمیں حاصل ہوتی ہیں۔ ان کا نام مطالعہ ہے۔ اسی طرح کلاس روم میں بیٹھ کر کتابیں پڑھ کر جو علم حاصل ہوتا ہے وہ بھی مطالعہ کہلاتا ہے۔

جب ہم کہتے ہیں کہ مطالعہ کیسے کیا جائے؟ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ غور وفکر کس طرح کیا جائے اور کسی چیز کو سیکھنے اور اس کے متعلق معلومات فراہم کرنے کے لئے اپنی توجہ کو کس طرح مرکوز کیا جائے؟

اسکول اور کالج میں زیادہ تر کتب اور لیکچروں کے ذریعہ علم حاصل کیا جاتا ہے اور یہ علم جو اسکول اور کالج کی زندگی میں حاصل ہوتا ہے اس کو باوجود کوشش کے سکول یا کالج کی زندگی کے علاوہ دوسری جگہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن وسعت مطالعہ کے لئے ضروری ہے کہ کتب اور لیکچروں سے حاصل شدہ معلومات اور روزمرہ کے مشاہدات سے جو علم حاصل ہوتا ہے ان دونوں کے درمیان رابطہ پیدا کیا جائے۔ رابطہ پیدا کرنے سے مراد یہ ہے کہ روزانہ کے مشاہدات و اعمال میں اپنے کتابی علم سے حاصل شدہ مضامین کا پس منظر تلاش کیا جائے۔ ایسا مطالعہ نہایت ہی مفید اور مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

کسی کام کے متعلق محض ارادہ کر لینا کہ فلاں کام اس طرح کیا جائے گا یا اپنی خواہش کا اظہار کرنا کہ فلاں کام اس طرح ہو جائے! یہ سب ایسی باتیں ہیں۔ جن سے کوئی تجربہ حاصل نہیں ہوتا۔ یہی حال مطالعہ کا ہے اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ کتابیں پڑھ لینے سے ہی مطالعہ کا مفہوم ادا ہو جاتا ہے تو ایسا سمجھنا ہماری غلطی ہے۔ اگر ہم اپنی خواہشات اور ارادوں کو عملی جامہ پہنانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے مسلسل کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہے محض ارادوں یا خواہشات سے ایسے کاموں کی تکمیل نہیں ہوا کرتی۔ دوسرے امور کی طرح مطالعہ میں بھی یہ ضرب المثل پوری طرح صادق آتی ہے کہ "مشق انسان کو کامل بناتی ہے" پس ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ ہمارے علم کے کونسے پہلو ایسے ہیں جن پر ہم پوری طرح توجہ نہیں دے سکے۔ اور ہمیں ان پہلوؤں کو ترقی دینا ہے۔ اس کے بعد یہ تہیہ کر لینا چاہیئے کہ ہر ممکن طریق پر عمل کر کے ہم نے اپنے علم کے ان نامکمل پہلوؤں کو مکمل کرنا ہے۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ جتنا یہ موضوع اہمیت کا حامل ہے اتنی ہی اس طرف کم توجہ دی گئی ہے۔ اردو زبان میں اس موضوع پر لٹریچر نہ ہونے کے برابر ہے اس کی ایک وجہ بدقسمتی سے ہمارے ملک کے مصنفین اور ناشرین کا علم کے مفید پہلو نظر انداز کر دینا ہے۔ وہ ہر ممکن طریق سے کوشش کر کے ایسی کتاب مارکیٹ میں مہیا کرتے ہوں جس سے انہیں نسبتاً زیادہ مالی فائدہ ہو۔ لیکن اس کے برعکس یورپ یا امریکہ میں علم کے افادی پہلو کو اہمیت دی جاتی ہے اور ایسی کتب کی اشاعت کی جاتی ہے۔ جو تعلیمی اور علمی ترقی میں ضروری مواد مہیا کرتی ہیں۔ یہی وجہ ان کی تصانیف کو عام پسند اور کثیر الاشاعت بنا دیتی ہے۔ اس کے علاوہ وہاں کے عوام تعلیم یافتہ ہیں۔ ہمارے ملک کے عوام سے نسبتاً تعلیمی لحاظ سے بہت آگے ہیں۔ اگر ملک کی آبادی تعلیم یافتہ نہ ہوگی۔ تو کتابیں کون پڑھے گا؟ کیا صرف وہی لوگ کتابیں پڑھیں گے۔ جن کی اکثریت کا مطمح نظر محض ذہنی تعیش ہے؟ اگر ناشرین اور مصنفین کو قومی فلاح کا خیال بھی آجائے اور مارکیٹ ایسی مفید اور منفعت بخش کتب سے بھر جائے۔ تب بھی اس کا معجزانہ اثر اسی وقت تک وسیع پیمانہ پر نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ ملک کی اکثریت زیور علم سے آراستہ نہ ہو جائے۔ ان ممالک کے لوگوں کا ذہنی شعور مجموعی طور پر ہمارے عوام سے بلند ہے۔ یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ ہمارے ملک کی تعلیم یافتہ آبادی کے اعداد و شمار دیگر یورپین اور امریکی ممالک کے مقابلہ میں ایک معمولی کسر ہیں۔ اب خدا کے فضل سے تعلیمی ترقی کے آثار نمایاں ہیں مگر جب تک ملک میں تعلیم عام نہیں ہوتی اور ہر شخص تعلیم کی حقیقت سے آشنا نہیں ہو جاتا اس قسم کا ذہنی تغیر لانا مشکل ہی ہے۔ ہمارے ملک کے اقتصادی مسائل ہی ایسے ہیں کہ ہم مجبور ہیں کہ علم کو رزق کی سبیل تصور کریں اور یہ نظریہ علم کی افادیت کے شجر پر تبر کا حکم رکھتا ہے متمدن ممالک کی اقتصادی اور معاشی حالت بہت بلند ہے۔ چنانچہ وہاں کا نظریہ تحصیل علم ہمارے نظریہ سے بہت مختلف ہے۔ مثلاً ایک مصنف لکھتا ہے "جو کچھ ہم کالجوں اور سکولوں میں سیکھتے ہیں۔ وہ علم نہیں بلکہ علم حاصل کرنے کا طریقہ ہے"

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہاں علم کو کس کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے۔ جب تک ہمارے ملک کی اقتصادی سطح دوسرے متمدن ممالک کی سطح کے برابر نہیں ہوتی اس وقت تک اس غلامانہ ذہنیت کا ناپید ہونا ناممکن ہے۔ الغرض ملک کی اقتصادی معاشی حالات میں تغیر اور ناشرین و مصنفین کے نظریات میں تغیر اور ملک میں تعلیم کے عام ہونے سے کوئی وجہ نہیں کہ ہمارا ملک بھی ان ممالک سے کسی طرح پیچھے رہے۔

ہر علم کے مؤثر مطالعہ کے لئے ایک بنیادی ضرورت ہوتی ہے اور اس ضرورت کے بغیر اس کی تکمیل ممکن نہیں ہوتی۔ آپ کے حالات کتنے ہی سازگار کیوں نہ ہوں۔ اور ذرائع معلومات کتنے ہی وسیع کیوں نہ ہوں اگر آپ مطالعہ سے متعلق تمام عمدہ تجاویز سے واقف ہیں۔ لیکن اس بنیادی ضرورت کو پورا نہیں کرتے۔ تو آپ اس علم میں حقیقی کامیابی حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ مطالعہ کی بنیادی ضرورت یہ ہے کہ تحصیل علم اور مطالعہ کے مقصد میں ایک خاص جوش اور عزم ہونا چاہیے آپ کے دل میں ہر علم کے متعلق معلومات فراہم کرنے کی ایک شدید خواہش اور تڑپ ہونی چاہیئے۔ اسکول یا کالج سے جو کام ملے یا جو کام وہاں کرنا ہے۔ اس کے کرنے کی ایک لگن ہونی چاہیئے۔ باقی جتنے بھی اصول ہیں وہ سب اس بنیادی ضرورت کے ماتحت آتے ہیں۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس بنیادی ضرورت کا احساس کس طرح پیدا کیا جائے؟ اور آپ کس طرح اسکو اپنے اندر پیدا کر سکتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اکثر یہ سوچتے رہیئے کہ آپ کا سکول یا کالج آنے کا کیا مقصد ہے؟ اور آپ کس منزل کے حصول کی خاطر علم حاصل کر رہے ہیں اور اگر آپ نے اپنے اس تعلیمی دور کو دلچسپی شوق اور احسن طریق سے سرانجام دیا تو اس کے کیا مفید نتائج برآمد ہوں گے؟ اور اگر اس بارہ میں سستی اور کاہلی برتی گئی تو پھر کونسے برے نتائج پیدا ہوں گے اور وہ آپ کی زندگی پر کیا اثر چھوڑیں گے؟ پس مطالعہ کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ اس کی بنیادی ضرورت کے متعلق انتہائی سنجیدگی سے غور کیا جائے۔

یہ تو مطالعہ کی بنیادی اہمیت کا پہلو تھا۔ اب مطالعہ کے عام پہلو کو لیتا ہوں اس ضمن میں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ علم کا حاصل کرنا ہر انسان کا ایک بنیادی حق ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں جبکہ تعلیم کا دور دورہ عام ہے بلکہ لازمی ہے ہم یہ بھول سکتے ہیں کہ انسانی تاریخ کا ایک تاریک اور طویل دور ایسا بھی تھا جبکہ تحصیل علم پر معاشرہ کے ایک مخصوص طبقہ کا اجارہ تھا اور یہ طبقہ مذہبی رہنماؤں کا وہ گروہ تھا جس کو پنڈت، پادری اور کاہن کے ناموں سے یاد کیا جاتا تھا۔ اس طبقہ کی یہ خواہش تھی کہ عام لوگ غریب اور جاہل رہیں تاکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق ان پر حکومت کر سکیں اور جس طرح چاہیں ان سے کام لیں چنانچہ انہوں نے یہ اصول بنا دیا تھا کہ کوئی عام شخص علم حاصل نہیں کر سکتا لیکن اسلام نے مذہبی راہنماؤں کی اس ظالمانہ نفسانیت کو یکسر ختم کر دیا۔ جس کو دوسرے مذاہب باوجود کوشش کے ختم نہ کر سکے تھے۔ اگرچہ ابتداء میں خود انسان نے اس خلاف فطرت جوئے کو اتار پھینکنے کی کوشش کی جس کا کوئی ٹھوس نتیجہ نہ نکلا اس دور میں اس اجارہ داری کے نتیجہ میں برہمنوں اور شتریوں کے مناقشات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر رومیش چندر دت مصنف "قدیم ہندوستان کی تہذیب" رقمطراز ہیں

"معذور شتریوں نے اس جوئے کو جس کی رگڑ سے ان کی گردنیں مجروح ہو گئی تھیں جوش و خروش کے ساتھ جنبش دینے اور بمقابلہ برہمنوں کے علمی و مذہبی دوڑ میں مساوات کا ثبوت پیش کرنے کی غرض سے تگاپوئے بلیغ کی اور ان بے معنی مذہبی طریقوں اور رواجی دستور العملوں سے عاجز و تنگ آ کر جن کا اظہار و اعلان پیشوایان دین کیا کرتے تھے۔ شتریوں نے صداقت کے متعلق نئے نئے قیاسات اور پرزور تحقیقاتیں شروع کر دیں۔ اس پر بھی یہ جدوجہد اور سعی سب کی سب بے اثر ثابت ہوئیں اور آخر پیشوایان دین کا ہی پلہ بھاری رہا۔"

(قدیم ہندوستان کی تہذیب ترجمہ صفحہ ۱۳)

لیکن اس کے برعکس اسلام نے نہ صرف اس مطلق العنانی کا یکسر خاتمہ کر دیا بلکہ حصول علم کو تمام مسلمانوں کے لئے بغیر کسی تخصیص و تمیز کے لازمی قرار دیا آج شاید اس بات کو اتنا اہم خیال نہ کیا جائے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ اسلام کا یہ پر از حکمت اقدام جس نے علم کو ایک عوامی شکل میں پیش کیا اور جس کے نتیجہ میں انسانی روح اور ذہن کو ایک کامل آزادی نصیب ہوئی۔ انسانی تاریخ کا نہایت ہی اہم اور دور رس انقلاب تھا جس کا مقابلہ یورپ کے صنعتی انقلاب اور انقلاب فرانس اور احیائے علوم کی دیگر تحاریک سے بھی نہیں کیا جا سکتا۔ (باقی)

لازمی چندوں کی وصولی کے متعلق ایک ضروری اعلان

امراء و سیکرٹری صاحبان مال کی خاص توجہ کے لئے

(از مکرم جناب ناظر صاحب بیت المال ربوہ)

بعض جماعتوں کی طرف سے یہ شکایات موصول ہوئی ہیں کہ بعض اصحاب سکولوں اور کالجوں کی تعطیلات کے ایام میں خصوصاً اور بعض دفعہ دوسرے ایام میں بھی تمام مقامی جماعتوں میں پہنچ جاتے ہیں اور کسی نہ کسی ذاتی یا جماعتی مقصد کے لئے افراد جماعت سے چندہ طلب کرتے ہیں اور اس کی وصولی پر زور دیتے ہیں۔ اور ایسے احباب کی وجاہت اور ان کے علم و فضل کی بناء پر دوست ان سے تو انکار نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس قسم کے ہنگامی چندوں کا اثر لازمی چندوں کی ادائیگی پر پڑتا ہے۔ چنانچہ لازمی چندوں کا بہت سا بقایا جماعتوں کے ذمہ رہ جاتا ہے جس کی وصولی کے لئے سارا سال کوشش ہوتی رہتی ہے اور باوجود تمام ذرائع اختیار کرنے کے پھر بھی کچھ نہ کچھ کمی رہ جاتی ہے۔

اس سلسلے میں ایک اعلان نظارت بیت المال کی طرف سے مورخہ ۲۷ جون ۵۹ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ جس میں دو امور کی وضاحت کی گئی تھی۔ اوّل یہ کہ ایسے چندوں کے لئے نظارت بیت المال کی اجازت کی ضرورت ہے اور اس پابندی کی غرض یہی ہے کہ ہر کس و ناکس کو جماعتوں سے روپیہ وصول کرنے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ دوسرے یہ کہ نظارت بیت المال کی اجازت کے بغیر کوئی شخص کسی ہنگامی چندہ کی وصولی پر اصرار کرے تو امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کا فرض ہے کہ اسے روک دیں۔ بعد میں نظارت بیت المال میں رپورٹ کرنے سے اس بے قاعدگی کا سد باب نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ یہ بھی امراء احباب کے ذہن نشین کرانا ضروری ہے کہ لازمی چندہ جات (چندہ عام یا حصہ آمد جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ) بہر حال لازمی ہیں۔ اگر کسی دوست کے ذمہ لازمی چندہ جات میں سے کسی چندہ کا بقایا ہے اور وہ بغیر بقایا ادا کرنے کے کسی دوسری طوعی تحریک میں حصہ لیتا ہے تو اس تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے اس کا بقایا معاف نہیں ہو سکتا اور نہ ہی حقیقتاً وہ کسی ثواب کا مستحق ہے طوعی چندوں کی حیثیت نوافل کی سی ہے۔ وہ بے شک بہت بڑے اجر و ثواب کا موجب ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ انسان اپنے فرائض کی ادائیگی میں کما حقہ مستعدی دکھائے۔

پس احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ نیکیوں کو درجہ بدرجہ بجا لانے کی کوشش فرمائیں اور دین کی خدمت کے لئے کوشاں ہوں۔ محض کسی کے دباؤ یا شرم کی وجہ سے فرائض چھوڑ کر نوافل کو اپنا ذریعہ نجات نہ سمجھ بیٹھیں۔ فرائض بہر حال مقدم ہیں۔

حالیہ سیلاب اور احباب جماعت کا فرض

اخبارات کے ذریعہ دوستوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ مغربی پاکستان کے سب دریا طغیانی پر ہیں اس لئے جملہ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں دوستوں کو خدمت خلق کے لئے تیار رکھیں اور جب بھی ضرورت ہو فوری طور پر پبلک سے تعاون فرمائیں۔ اور اپنی خدمات مقامی افسران حکومت کو پیش کریں جماعتوں کو خدمت خلق کا فریضہ شایان شان طریق پر ادا کرنا چاہئے۔ اپنے کام کی رپورٹ جملہ مجالس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ مجالس مرکزیہ کو بھجوائیں جس کی ایک نقل نظارت ہذا کو بھی ارسال کی جائے۔ (ناظر امور عامہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارواں

سالانہ اجتماع بمقام ربوہ

خدام الاحمدیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع اپنی سابقہ روایات کے ساتھ انشاء اللہ بتاریخ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جیسا کہ خدام کو معلوم ہے۔ ہمارا یہ اجتماع مذہبی اجتماع ہوتا ہے جس میں انہیں مذہبی اخلاقی اور روحانی تربیت دی جاتی ہے۔ یہ تربیت ہماری آئندہ زندگی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ پس اپنے اس اجتماع میں خدام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونا چاہئے۔ اجتماع کی تفصیلات انشاء اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً الفضل اور خالد میں شائع کی جاتی رہیں گی۔ قائدین مجالس اور اراکین مجالس کو ابھی سے اجتماع میں شمولیت کے لئے پوری تیاری شروع کر دینی چاہئے۔ اور اپنے اس اہم اور قومی اجتماع کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نمائندگان کا انتخاب

برائے شوریٰ خدام الاحمدیہ بتاریخ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۵۹ء

شوریٰ خدام الاحمدیہ میں مجالس کے نمائندگان ہی حصہ لے سکتے ہیں۔ ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پچیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہیں۔ کسی مجلس کا قائد اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کا ممبر ہوگا۔ لیکن وہ اس تعداد میں شامل ہوگا۔ جس کا کسی مجلس کو حق حاصل ہے۔ قائد اپنی بجائے کسی کو بطور نمائندہ نامزد نہیں کر سکتا۔ اگر قائد خود شامل نہ ہو رہا ہو تو پھر متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اپنی مجلس کے اراکین کی تعداد کے لحاظ سے نمائندگان کا انتخاب کرا کر دس اکتوبر ۵۹ء تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ یہ امر واضح رہے کہ نمائندگان کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔ اور اس کی اطلاع دیتے وقت اس امر کی تصریح ضروری ہے۔ کہ یہ تقرر بذریعہ انتخاب ہوا ہے۔

سالانہ اجتماع پر آتے وقت نمائندگان کے پاس قائد مقامی کی طرف سے تعارفی خط ہونا ضروری ہے۔ جس میں وضاحت کے ساتھ درج ہو کہ جن نمائندگان کی فہرست پہلے بھجوائی گئی تھی وہ یہی ہے۔

نمائندگان کی اطلاع ۱۰ اکتوبر ۵۹ء تک مرکز میں آجانی ضروری ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

سیکرٹریان تحریک جدید کی توجہ کے لئے

صدر و امراء صاحبان کی خدمت میں متعدد مرتبہ درخواست کی جا چکی ہے کہ سیکرٹریان تحریک جدید کا تقرر از بس ضروری ہے۔ امید ہے جملہ جماعتوں میں سے ایسے سیکرٹریان نے اپنا اپنا کام سنبھال لیا ہوگا۔ مرکز سے براہ راست ہدایات بھیجنے کے لئے سیکرٹریان تحریک جدید کو چاہئے کہ جلد از جلد اپنے تقرر کی تاریخ اور مکمل ایڈریس کی اطلاع دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

سائنسی تعلیم کو فروغ دینے کیلئے ۱/۲ ۴ لاکھ روپے کی سکیمیں

مغربی پاکستان کے مختلف کالجوں اور سکولوں میں توسیع و اضافہ کیا جائیگا

لاہور ۱۱ جولائی۔ صوبائی حکومت نے صوبہ کے مختلف کالجوں و سکولوں میں سائنس کی تعلیم کے انتظامات میں مناسب توسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں چار اہم سکیمیں مرتب کی گئی ہیں۔ جن پر مجموعی طور پر قریباً ساڑھے چار لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ ان سکیموں پر جلد ہی عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔ اور یہ اس سال کے اختتام تک مکمل بھی کر لی جائیں گی

یہ فیصلہ اس بناء پر کیا گیا ہے۔ کہ مغربی پاکستان میں جدید سائنسی تعلیم حاصل کرنے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ لیکن اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کالجوں و سکولوں میں جگہ اور آلات سائنس کا مناسب انتظام نہیں، جس کی وجہ سے طلباء کو اپنا شوق پورا کرنے میں سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

متعلقہ حکام کے بیان کے مطابق صوبہ کے مختلف حصوں میں واقع ۳۰ گورنمنٹ کالجوں میں آج کل ایف ایس سی میں قریباً بارہ ہزار .... طلباء زیر تعلیم ہیں۔ ان کالجوں میں ہر سال چار ہزار نئے طلباء داخلہ لیتے ہیں جن میں سے دو تہائی طلباء سائنسی مضامین پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ لیکن سائنسی تعلیم حاصل کرنے کے اس بڑھتے ہوئے رجحان کو پورا کرنے کے لئے کالجوں میں مناسب جگہ موجود نہیں اور نہ ہی سائنس کے سامان کا انتظام ہے بعض کالجوں اور سکولوں میں جدید آلات موجود نہیں۔ اس لئے وہاں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں بڑی دقت پیش کرتی ہے۔

اس صورت حال کے پیش نظر صوبائی حکومت نے موجودہ مالی سال کے دوران کالجوں میں سائنسی آلات مہیا کرنے اور بعض کالجوں میں سائنس کے نئے بلاک تعمیر کرنے کے لئے قریباً ساڑھے چار لاکھ روپے کی رقم منظور کی ہے۔ اس رقم سے صوبہ کے سارے کالجوں میں جدید سامان مہیا کیا جائے گا۔ کالج آف ہوم سوشل سائنس لاہور کے سائنس بلاک کی توسیع و اضافہ کے لئے ۵۵ ہزار روپے کی رقم منظور کی گئی ہے اس کے علاوہ گورنمنٹ کالج لاہور کی سائیکالوجی لیبارٹری کو نیا سامان مہیا کیا جائے گا۔ جس پر قریباً ساٹھ ہزار روپے خرچ ہوں گے۔

پچاس ہزار روپے کی رقم اس مالی سال کے دوران غیر سرکاری کالجوں کے امداد کے طور پر دی جائے گی جو صرف سائنسی آلات خریدنے پر خرچ کی جائے گی۔ گورنمنٹ کالج فار ویمن راولپنڈی کی لیبارٹری میں مزید توسیع کی جائے گی۔ اس کام پر قریباً ۳۰ ہزار روپے خرچ ہوں گے۔

گورنمنٹ کالج فار ویمن سیالکوٹ میں ایک نیا سائنس بلاک تعمیر کیا جائے گا۔ جس پر قریباً ایک لاکھ روپیہ خرچ ہو گا۔ اس کالج میں سائنسی تعلیم حاصل کرنے کا کوئی معقول انتظام نہیں اور طالبات کو عموماً تجربات وغیرہ کے لئے دوسرے کالجوں میں جانا پڑتا ہے۔ نئے سائنسی بلاک کے تعمیر مکمل ہو جانے پر طالبات کی یہ مشکل دور ہو جائیگی

متروکہ مکانات اور دکانوں کی فہرست ستمبر میں شائع کی جائیگی

کراچی ۱۱ جولائی۔ سید ہاشم رضا چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے ایک بیان میں کہا کہ مغربی پاکستان میں تین لاکھ متروکہ مکانات اور دکانیں دعویدار مہاجروں کو مل سکیں گی۔ ان دکانوں اور مکانوں کی مکمل فہرست ستمبر میں شائع کر دی جائے گی تاکہ دعویداروں کو معلوم ہو سکے کہ وہ کونسے مکانات اور دکانوں کو اپنے نام منتقل کرا سکتے ہیں۔

آپ نے کہا کہ جن مہاجرین نے ۲۰ دسمبر ۱۹۵۸ء تک کسی مکان یا دکان کی الاٹمنٹ حاصل کر لی ہو گی۔ انہیں اجازت دے دی جائیگی کہ جن دکانوں یا مکانوں پر ان کا قبضہ ہے۔ وہ انہیں اپنے نام منتقل کرا لیں۔ ان لوگوں کے کلیموں سے ان دکانوں یا مکانوں کی قیمت وضع کر لی جائیگی۔ اگر کسی متروکہ جائیداد کی قیمت کسی دعویدار کے کلیم کی نسبت زیادہ ہو گی۔ تو اس صورت میں باقی ماندہ رقم تین سال میں یعنی چھتیس اقساط میں وصول کر لی جائے گی۔ اگر متروکہ جائیداد کی قیمت کلیم کی نسبت کم ہو گی تو دعویدار کو باقی ماندہ رقم نقد ادا کر دی جائے گی۔

آپ نے کہا کہ اس سال کے آخر تک متروکہ جائیدادوں کا تصفیہ ہو جائے گا۔ اس کے بعد نقد معاوضہ کی ادائیگی شروع ہو گی۔ بہرحال اس سال کے آخر تک معلوم ہو جائے گا کہ کتنے دعویداروں کو نقد معاوضہ دینے کی ضرورت پڑے گی۔

جن دعویدار مہاجرین نے متروکہ جائیدادوں پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہو گا۔ ان کی پوزیشن وہی ہو گی۔ جیسی کہ غیر قابض دعویداروں کی ہے سید ہاشم رضا نے کہا کہ فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ بہت قریب آ چکی ہے لیکن ابھی تک بہت تھوڑے مہاجرین نے سی۔ ایس اور سی ڈی ۲ فارم پیش کئے ہیں۔ اس سے نتیجہ اخذ ہو سکتا ہے پچہتر فی صد متروکہ دکانوں اور مکانوں پر ایسے مہاجرین کا قبضہ ہے جنکے پاس کوئی الاٹمنٹ آرڈر نہیں ہے۔

زرعی اجناس اور مویشیوں کی درجہ بندی کیلئے قانون

غیر ملکی منڈیوں میں پاکستانی اجناس کی کھپت بڑھ جائیگی

کراچی ۱۱ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ برآمد ہونے والی زرعی اجناس اور مویشیوں کی درجہ بندی کے لئے مرکزی حکومت ایک مسودہ قانون پر غور کر رہی ہے۔ یہ مسودہ قانون کواپریشن اینڈ مارکیٹنگ ڈیپارٹمنٹ نے تیار کیا ہے اور اس نے غور و خوض کے لئے وزارت خوراک و زراعت کے پاس بھیج دیا گیا ہے۔

مسودہ قانون کے تحت ملکی مارکیٹ کے لئے مطلوب زرعی اجناس اور مویشیوں کی بھی درجہ بندی کی جائے گی توقع ہے۔ کہ اس قانون کے نفاذ سے ملک میں زرعی اجناس اور مویشیوں کی تجارت کو معیاری بنانے میں بڑی مدد ملے گی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ دنیا کے سب ترقی یافتہ ملکوں میں ایسے قوانین موجود ہیں۔ اس قانون کی مدد سے غیر ملکی منڈیوں میں پاکستانی اجناس کی کھپت میں اضافہ ہو سکے گا۔

محکمہ بحالیات و سٹلمنٹ میں تقرر اور تبادلے

لاہور ۱۱ جولائی۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق مسٹر ایم ایم محتشم سابق ڈپٹی ری ہیبلی ٹیشن کمشنر لاہور کو ہیڈ کوارٹرز میں میاں اسلم خاں کی جگہ سیکرٹری صنعتی بحالیاتی بورڈ مقرر کیا گیا ہے۔ میاں اسلم خاں ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر سیالکوٹ بنائے گئے ہیں

مسٹر سلطان ہمایوں خان ڈسٹرکٹ ری ہیبلی ٹیشن افسر لاہور کا تقرر ہیڈ کوارٹرز میں ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر کی حیثیت سے عمل میں آیا ہے۔ وہ بحالیاتی بورڈ کے ایڈیشنل سیکرٹری کے فرائض انجام دیں گے۔

شیخوپورہ کے سابق کلیمز افسر مسٹر یامین الدین حنفی قصور کے ڈپٹی سٹلمنٹ کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔

مسٹر جلال الدین خان گجرات مسٹر ایچ ایچ قادری۔ گوجرانوالہ مسٹر نصیر الدین خان گوجرہ شیخ محمد اقبال سیالکوٹ۔

کلری جھیل کو ترقی دینے کے لئے

۲ کروڑ روپے کا پانچ سالہ منصوبہ

حیدرآباد ۱۱ جولائی۔ پچاس مربع میل پر پھیلی ہوئی کلری جھیل کو سیاحوں کے لئے دلکش تفریح گاہ بنانے کی خاطر پانچ سالہ منصوبہ تیار کیا گیا ہے اس منصوبہ کی تکمیل پر دو کروڑ روپیہ صرف ہو گا۔ اس میں سے موجودہ مالی سال کے دوران ۵۴ لاکھ روپیہ کی رقم خرچ کی جائے گی۔

اگلے روز یہاں کلری جھیل کے ترقیاتی بورڈ کا اجلاس ہوا جس میں اس منصوبے کو آخری شکل دی گئی۔ بورڈ نے جھیل کے اندر اور گرد و نواح میں سیاحوں کے ٹھہرنے کے لئے قیام گاہیں تعمیر کرنے کی غرض سے پونے چھ لاکھ روپے کی رقم مختص کی ہے چالیس ایکڑ رقبہ خوبصورت باغات اور آٹھ تفریحی قطعے بنانے کے لئے رکھا گیا ہے

جھیل میں آبی جانوروں کے علاوہ آس پاس کے دس ہزار ایکڑ رقبہ پر مشتمل جنگل میں نیل گائے اور ہرن بھی رکھے جائیں گے تاکہ سیاحوں کو مناسب شکارگاہ میسر آ سکے۔ ذرائع مواصلات کو بہتر بنایا جائے گا۔ دس میل کچی اور پچاس میل پکی سڑکیں تعمیر کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ چھوٹے پل اور ٹیلیفون نصب کرنے کے لئے بھی رقم مخصوص کی گئی۔ بورڈ نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ سیاحوں کو جھیل کی سیر کرانے کے لئے دس بادبانی بجرے دس ہلکی کشتیاں اور چار موٹر بوٹ خریدی جائیں۔ ماہی گیروں کے لئے ایک علیحدہ بستی بنائی جائیگی ساری جھیل کو بجلی کے قمقموں سے جگمگا دینے کے لئے ساڑھے تین لاکھ روپے کی لاگت سے ڈیزل الیکٹرک سٹیشن قائم کیا جائیگا

یہ جھیل کراچی حیدرآباد شاہراہ پر ٹھٹھہ کے قریب واقع ہے یہاں سے کلری بگھار دو نہر کراچی شہر کو پانی فراہم کرنے کے لئے نکالی گئی ہے جو جلد ہی کراچی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی سکیم کے تحت شہریوں کو پانی مہیا کرنا شروع کر دی ہے۔ اس کے علاوہ اس جھیل کی دو معاون نہریں کلری بگھار "اپر" اور لوئر دو لاکھ ایکڑ سے زائد اراضی کو سیراب کریں گی۔

درخواست دعا

الیف۔ اے کا نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے۔ احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کی درخواست دعا ہے۔

(محمد حمید قریشی کاپی رائٹر الفضل)

+ آج کل اپر نہر دریائے سندھ میں معمولی سیلاب کی وجہ سے بند کر دی گئی ہے۔

ربوہ کے ارد گرد سیلاب زدہ دیہات میں خدام نے وسیع پیمانے پر ملبہ اٹھانے اور ادویہ تقسیم کرنیکا کام شروع کر دیا

خدام کی امدادی پارٹیاں گاؤں گاؤں پھر کر سیلاب زدگان کے گرے ہوئے مکانات کا ملبہ اٹھانے

اور دبا ہوا سامان نکالنے میں قابلِ قدر خدمت سرانجام دے رہی ہیں

ربوہ ۱۳ جولائی۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی براہ راست نگرانی میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے ربوہ کے ارد گرد سیلاب زدہ علاقے میں نقصان وغیرہ کا پورا اندازہ لگانے اور اس بارہ میں ضروری معلومات حاصل کر لینے کے بعد سیلاب زدگان کے گرے ہوئے مکانات کا ملبہ اٹھانے اور دبے ہوئے سامان کو نکال کر مکانات کی از سر نو تعمیر کو ممکن بنانے کا کام وسیع پیمانے پر شروع کر دیا ہے۔

چنانچہ گذشتہ دو روز سے خدام کی امدادی پارٹیاں گاؤں گاؤں پھر کر نہایت درجہ محنت و مشقت کے ساتھ اس کام کو سرانجام دے رہی ہیں۔ سیلاب زدگان اور علاقے کے دوسرے لوگ اس بروقت اور بے لوث خدمت پر از حد ممنون ہیں اور تحسین و آفرین کے کلمات کے ساتھ ہمدردی اور خدمتِ خلق کے اس عملی مظاہرے کو سراہ رہے ہیں۔ ساتھ کے ساتھ خدام نے بیماریوں کی روک تھام کے سلسلے میں وسیع پیمانے پر ادویہ کی مفت تقسیم کا کام بھی شروع کر دیا ہے۔ اس ضمن میں طب جاننے والے ان خدام اور انصار صاحبان کی خدمات سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جا رہا ہے جنہوں نے امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور قائمقام نائب صدر صاحب مجلس مرکزیہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اس کام کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔

ملبہ کی صفائی اور دیواروں کی تعمیر کا کام

گذشتہ دو روز میں یعنی ہفتہ اور اتوار کو خدام کی متعدد پارٹیوں نے جن میں مجلس انصار اللہ کے اراکین بھی خاصی تعداد میں شامل تھے۔ کوٹ امیر شاہ، چک منتصر و مال اور چھنیاں کا دورہ ۲۴ کیا۔ اور بالخصوص کوٹ امیر شاہ اور چک منتصر و مال میں خدام نے ایک درجن کے قریب گرے ہوئے مکانوں کا ملبہ اٹھانے کے علاوہ متعدد دیواریں بھی تعمیر کیں۔ سب سے بڑی پارٹی جو حلقہ گول بازار کے تیس کے قریب انصار اور خدام پر مشتمل تھی۔ کوٹ امیر شاہ بھیجی گئی تھی۔ اس پارٹی نے چار گروپوں میں تقسیم ہو کر گاؤں کے نقصان زدہ گیارہ مقامات پر نہایت محنت اور جانفشانی سے ملبہ اٹھا کر دبے ہوئے شہتیر اور کڑیاں نکالیں۔ اور ان جگہوں کو صاف کر کے اس قابل بنایا کہ ان پر دوبارہ مکانات تعمیر ہو سکیں۔ علاوہ ازیں خدام نے متعدد دیواریں بھی تعمیر کیں۔ ملبے کے نیچے سے شہتیر اور بالے وغیرہ نکالنے کا کام اتنا محنت طلب تھا کہ خدام۔ پھاوڑے چلا چلا کر پسینے میں شرابور ہو گئے۔ پھر شہتیر اور بالے اس قدر بوجھ کے نیچے دبے ہوئے تھے اور سیلاب کے پانی کی وجہ سے زمین میں اس قدر جمے ہوئے تھے کہ بعض اوقات سات سات آٹھ آٹھ خدام مل کر بھی زور آزمائی کرتے۔ تو وہ شہتیر اپنی جگہ سے نہ ہلتے تھے۔ خدام صبح سے ایک بجے دوپہر تک مسلسل ملبہ اٹھانے کا کام کرتے رہے۔ یہاں تک کہ گاؤں کے تمام گرے ہوئے مکانات کا ملبہ صاف ہو گیا۔ اس دوران میں خدام نے تھوڑی دیر آرام بھی کیا اور خود چائے بنا کر پی۔ جس کا سامان وہ ربوہ سے ہی اپنے ہمراہ لائے تھے اور حسب ہدایت گاؤں والوں کے اصرار پر بھی انہوں نے کھانے وغیرہ کے سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی خدمت قبول نہیں کی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مورخہ ۱۱ و ۱۲ جولائی کو جن امدادی پارٹیوں نے کوٹ امیر شاہ میں خدمت خلق کا فریضہ ادا کیا وہ تمام تر گول بازار کے دوکانداروں پر مشتمل تھیں۔ انہوں نے دو دن تک آدھے آدھے دن سے زیادہ اپنی دوکانیں بند رکھ کر یہ کام سرانجام دیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بعض مہتمم اور مجلس مقامی کے بعض عہدیداروں نے کل کوٹ امیر شاہ میں موقع پر پہنچ کر امدادی پارٹی کے کام کا معائنہ کیا۔ گاؤں کے نمبردار، پٹواری اور ان لوگوں نے جن کے گرے ہوئے مکانوں کا خدام نے ملبہ اٹھایا تھا۔ خدام کے جذبہ و جوش اور اخلاص کی بہت تعریف کی۔ اور بتایا کہ فی الواقعہ گاؤں کے تمام گرے ہوئے مکانوں کا ملبہ اٹھایا جا چکا ہے اور اب اس سلسلے میں کوئی کام باقی نہیں ہے۔ انہوں نے اس بروقت امداد پر خدام کا بہت شکریہ ادا کیا۔

اسی طرح چک منتصر و مال میں خدام نے ایک شخص کے گرے ہوئے مکان کا ملبہ اٹھا کر جگہ صاف کی انہوں نے قریباً چھ سات سینکڑے مٹی ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پھینکی۔ علاوہ ازیں خدام نے ایک مکان کی شکستہ دیواروں کو بنایا

وسیع پیمانے پر ادویہ کی تقسیم

ملبہ اٹھانے کے ساتھ ساتھ خدام نے وسیع پیمانے پر ادویہ کی تقسیم کا کام بھی شروع کر رکھا ہے۔ چنانچہ کل ایک پارٹی نے سید احمد صاحب اختر کی زیر قیادت چھنیاں، کمال کے خورد، کمال کے کلاں، اور کچھیاں کا دورہ کر کے ۲۰۰ کے قریب مریضوں کا معائنہ کر کے انہیں دوائیں دیں۔ نیز ایک پارٹی نے گول بازار کے مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب کی زیر قیادت کوٹ امیر شاہ جا کر وہاں طبی خدمات سرانجام دیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے وہاں ۳۵ مریضوں کو دیکھ کر انہیں دوائیں دیں۔

دعائے مغفرت

میرا چچازاد بھائی عصمت اللہ ابن میاں عنایت اللہ صاحب محلہ دار النصر ربوہ مورخہ ۵۹/۷/۷ کو سیلاب آنے پر حادثتہً وفات پا گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم کی عمر ۱۸/۱۹ سال کی تھی اور نہایت محنتی سنجیدہ اور جماعت کے کاموں میں دلچسپی لینے والا تھا۔ اس کے والدین بوڑھے ہیں۔ وہ ان کا بڑا لڑکا اور ان کے لئے ایک بڑا سہارا تھا۔ مرحوم کی وفات ان کے لئے اور ہم سب افراد خاندان کے لئے انتہائی اندوہناک اور تکلیف دہ ہے۔ میں تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ عزیز مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور جملہ متعلقین اور اس کے معمر والدین کو صبر جمیل عطا کرے۔

مبارک احمد کارکن نظارت علیا

ربوہ۔ ضلع جھنگ